خَتمِ نُبوّت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نور اللہ مرقدہ

سلسلہ نمبر 5

مرکز سراجیہ (رجسٹرڈ)
5877456
www.endofprophethood.com
markazsirajia@hotmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختم نبوت کا معنی اور مطلب

اللہ رب العزت نے سلسلۂ نبوت کی ابتدا سیدنا آدم علیہ السلام سے فرمائی اور اس کی انتہا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخرالانبیا ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہ بنایا جائے گا۔ اس عقیدہ کو شریعت کی اصطلاح میں عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

ختم نبوت کا عقیدہ ان اجماعی عقائد میں سے ہے، جو اسلام کے اصول اور ضروریات دین میں شمار کئے گئے ہیں، اور عہد نبوت سے لے کر اس وقت تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا کسی تاویل اور تخصیص کے خاتم النبیین ہیں۔ قرآن مجید کی ایک سو آیات کریمہ، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ (دو سو دس احادیث مبارکہ) سے یہ مسئلہ ثابت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر منعقد ہوا کہ مدعی نبوت کو قتل کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں اسلام کے تحفظ و دفاع کے لئے جتنی جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کل تعداد 259 ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ و دفاع کے لئے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں لڑی گئی، اس ایک جنگ میں شہید ہونے والے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تابعین رحمۃ اللہ علیہ کی تعداد بارہ سو ہے جن میں سے سات سو قرآن مجید کے حافظ اور عالم تھے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی کل کمائی اور گراں قدر اثاثہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، جن کی بڑی تعداد اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے جام شہادت نوش کر گئی۔ اسلام کی باقی تمام جنگوں میں کفار کی عورتوں، بچوں، باغات اور فصلوں وغیرہ کو نقصان نہیں پہنچایا گیا لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جنگ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ ان مرتدین کی عورتوں، بچوں، باغات اور فصلوں کو بھی ختم کر دیا جائے۔ اس سے ختم نبوت کے عقیدہ کی عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمامہ کے قبیلہ بنو حنیفہ کے مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا، مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں، مسیلمہ نے کہا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں (مسیلمہ) بھی اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ میں بہرا ہوں

تیری یہ بات نہیں سن سکتا، مسیلمہ بار بار سوال کرتا رہا، وہ یہی جواب دیتے رہے اور مسیلمہ ان کا ایک ایک عضو کاٹتا رہا حتی کہ حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زید کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو شہید کر دیا گیا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسئلہ ختم نبوت کی عظمت و اہمیت سے کس طرح والہانہ تعلق رکھتے تھے، اب حضرات تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے ایک تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ بھی ملاحظہ ہو: "حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام عبداللہ بن ثوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور یہ امت محمدیہ (علی صاحبہا السلام) کے وہ جلیل القدر بزرگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو اسی طرح بے اثر فرما دیا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آتش نمرود کو گلزار بنا دیا تھا۔ یہ یمن میں پیدا ہوئے تھے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی میں اسلام لا چکے تھے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا موقع نہیں ملا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دور میں یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویدار اسود عنسی پیدا ہوا۔ جو لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے کے لئے مجبور کیا کرتا تھا۔ اسی دوران اس نے حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی، حضرت ابو مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کیا پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہو؟ حضرت ابو مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں، اس پر اسود عنسی نے ایک خوفناک آگ دہکائی اور حضرت ابو مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس آگ میں ڈال دیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آگ کو بے اثر فرما دیا، اور وہ اس سے صحیح سلامت نکل آئے۔ یہ واقعہ اتنا عجیب تھا کہ اسود عنسی اور اس کے رفقاء پر ہیبت سی طاری ہو گئی اور اسود کے ساتھیوں نے اسے مشورہ دیا کہ ان کو جلاوطن کر دو، ورنہ خطرہ ہے کہ ان کی وجہ سے تمہارے پیروؤں کے ایمان میں تزلزل آ جائے، چنانچہ انہیں یمن سے جلاوطن کر دیا گیا۔ یمن سے نکل کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ان سے ملے تو فرمایا "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے موت سے پہلے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس شخص کی زیارت کرا دی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا تھا۔"

منصب ختم نبوت کا اعزاز

قرآن مجید میں ذات باری تعالیٰ کے متعلق "رب العالمین" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے لئے "رحمۃ للعالمین" قرآن مجید کے لئے "ذکر للعالمین" اور بیت اللہ شریف کے لئے "ھدی للعالمین" فرمایا گیا ہے، اس سے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی آفاقیت و عالمگیریت ثابت ہوتی ہے، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف ختم نبوت کا اختصاص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے لئے ثابت ہوتا ہے،

اس لئے کہ پہلے تمام انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے علاقہ، مخصوص قوم اور مخصوص وقت کے لئے تشریف لائے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حق تعالیٰ نے کل کائنات کو آپ کی نبوت و رسالت کے لئے ایک اکائی (ون یونٹ) بنادیا۔ جس طرح کل کائنات کے لئے اللہ تعالیٰ "رب" ہیں، اسی طرح کل کائنات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "نبی" ہیں۔ یہ صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز و اختصاص ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے جن چھ خصوصیات کا ذکر فرمایا ان میں سے ایک یہ بھی ہے: "میں تمام مخلوق کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔" (مشکوٰۃ صفحہ 512 باب فضائل سید المرسلین، مسلم جلد 1 صفحہ 199)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آخری امت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبلہ آخری قبلہ بیت اللہ شریف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب آخری آسمانی کتاب ہے۔ یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ منصب ختم نبوت کے اختصاص کے تقاضے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پورے کردیئے، چنانچہ قرآن مجید کو ذکر للعالمین اور بیت اللہ شریف کو ہدی للعالمین کا اعزاز بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے صدقے میں ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آخری امت قرار پائی جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: "انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔" (ابن ماجہ صفحہ 297)

آیت خاتم النبیین کی تفسیر

"ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ

وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیما." (سورۃ احزاب:40)

ترجمہ: "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں

لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائیگا۔

خاتم النبیین کی نبوی تفسیر

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔" (ابوداؤد، ترمذی) اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ "خاتم النبیین" کی تفسیر "لانبی بعدی" کے ساتھ خود فرمادی ہے۔ اسی لئے حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت چند

احادیث نقل کرنے کے بعد آٹھ سطر پر مشتمل ایک نہایت ایمان افروز ارشاد فرماتے ہیں۔ چند جملے آپ بھی پڑھ لیجئے: "اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث متواتر کے ذریعہ خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تا کہ لوگوں کو معلوم رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نے بھی اس مقام (یعنی نبوت) کا دعویٰ کیا وہ بہت جھوٹا' بہت بڑا افترا پرداز' بڑا ہی مکار اور فریبی' خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا' اگر چہ وہ خوارق عادات اور شعبدہ بازی دکھائے اور مختلف قسم کے جادو اور طلسماتی کرشموں کا مظاہرہ کرے۔" (تفسیر ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ جلد 3 صفحہ 494)

خاتم النبیین کی تفسیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم کا مسئلہ ختم نبوت سے متعلق مؤقف کیلئے یہاں پر صرف دو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آراء مبارکہ درج کی جاتی ہیں۔

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت کی تفسیر میں فرمایا "اور لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور خاتم النبیین یعنی آخر النبیین ہیں۔" (ابن جریر صفحہ 16 جلد 22)

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے آیت خاتم النبیین کے بارہ میں یہ تفسیر نقل کی گئی ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسولوں میں سے جو اللہ کی طرف سے مبعوث ہوئے آخری ٹھہرے۔" (دُرِّ منثور صفحہ 204 جلد 5) کیا اس جیسی صراحتوں کے بعد بھی کسی شک یا تاویل کی گنجائش ہے؟ اور بروزی یا ظلی کی تاویل چل سکتی ہے؟

خاتم النبیین اور اجماع امت

1) حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بے شک امت نے بالا جماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول، اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل وتخصیص نہیں اور اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔"
(الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ 123)

2) علامہ سید محمود آلوسی تفسیر روح المعانی میں زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں: اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے، جس پر قرآن ناطق ہے، احادیث نبویہ نے جس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے اور امت نے جس پر اجماع کیا ہے، پس جو شخص اس کے خلاف کا مدعی ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ

اس پر اصرار کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا"۔ (روح المعانی ص39ج22)

3) امام حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں "یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہو سکتا، کیونکہ مقام نبوت مقام رسالت سے عام ہے۔ کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور اس مسئلہ پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہے۔
(تفسیر ابن کثیر صفحہ493، جلد3)

4) امام قرطبی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ "خاتم النبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم وجدید علماء کے امت کے نزدیک کامل عموم پر ہیں۔ جو نص قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔(تفسیر قرطبی صفحہ196 جلد14)

پس عقیدۂ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے اور ہر دور میں امت کا اس پر اجماع واتفاق چلا آیا ہے۔

خاتم النبیین اور اصحاب لغت

خاتم النبیین "ت" کی زبر یا زیر سے ہو قرآن وحدیث کی تصریحات اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتابعین رحمۃ اللہ علیہ کی تفاسیر اور ائمہ سلف رحمۃ اللہ علیہ کی شہادتوں سے بھی قطع نظر کر لی جائے اور فیصلہ صرف لغت عرب پر رکھ دیا جائے تب بھی لغت عرب یہ فیصلہ دیتی ہے کہ آیت مذکورہ کی پہلی قرأت پر دو معنی ہو سکتے ہیں، آخر النبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے، اور دوسری قرأت پر ایک معنی ہو سکتے ہیں یعنی آخر النبیین۔ لیکن اگر حاصل معنی پر غور کیا جائے تو دونوں کا خلاصہ صرف ایک ہی نکلتا ہے اور بہ لحاظ مراد کہا جا سکتا ہے کہ دونوں قرأتوں پر آیت کے معنی لغتاً یہی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء علیہم السلام کے آخر ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

خاتم النبیین کی قادیانی تفسیر:

مرزا قادیانی میں آیت خاتم النبیین کی مختلف ادوار میں تین مختلف تفسیریں کی ہیں۔

1۔ پہلا دور 1901ء سے پہلے:

اس دور میں مرزا قادیانی ختم نبوت کا قائل تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو کافر، کاذب اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے آیت مذکورہ کا ترجمہ مرزا قادیانی کے قلم سے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیینo

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔مگر وہ رسول ہے۔اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا"

(ازالہ اوہام صفحہ 614 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431 از مرزا قادیانی)

دوسرا دور 1901ء اور بعد:

1901ء میں مرزا قادیانی نے "ایک غلطی کا ازالہ" لکھی اور خود نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اور آیت خاتم النبیین میں یہ تاویل کی کہ اگرچہ خاتم النبیین کا مطلب تو وہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ مگر خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ اس دنیا میں آنا منافی نہیں۔ ملاحظہ فرمایئے

"لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی کا چہرہ اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا کیونکہ یہ محمد ثانی (مرزا قادیانی۔ ناقل) اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے"۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 5 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 209 از مرزا قادیانی)

اس جگہ مرزا قادیانی خاتم النبیین کے معنی تو وہی لیتا ہے جو سب مسلمان سمجھتے ہیں لیکن اپنا نبی ہونا اس کے منافی نہیں جانتا کیونکہ (معاذ اللہ) مرزا قادیانی اپنے آپکو عین محمد واحمد کہتا ہے جو اسکی شکل میں دوبارہ دنیا میں آئے۔

تیسرا دور قبل از وفات:

مرزا قادیانی نے اپنی وفات سے ایک سال قبل 1907ء میں "حقیقۃ الوحی" نامی کتاب لکھی اور آیت خاتم النبیین کا ایک اور نیا اور انوکھا مفہوم بنایا۔

1) "اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 97 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 100 از مرزا قادیانی)

یعنی خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے نبوت کی مہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی اور اس مہر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسے چاہیں نبی بنا سکتے ہیں۔

2) "اور بجز اسکے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 30 از مرزا قادیانی)

ختم نبوت سے متعلق آیات

سورۂ احزاب کی آیت 40 آیت خاتم النبیین کی تشریح وتوضیح پہلے گزر چکی ہے، اب دوسری آیات ملاحظہ ہوں:

1) "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" (سورہ مائدہ:3)

ترجمہ: "آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین۔"

نوٹ:...... یوں تو ہر نبی اپنے اپنے زمانہ کے مطابق دینی احکام لاتے رہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل زمانہ کے حالات اور تقاضے تغیر پذیر تھے اس لئے تمام نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی خوشخبری دیتے رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کے اختتام سے دین پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا تمام نبیوں کی نبوتوں اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے پر مشتمل ہے، اسی لئے اس کے بعد "واتممت علیکم نعمتی" فرمایا، علیکم یعنی نعمت نبوت کو میں نے تم پر تمام کر دیا، لہٰذا دین کے اکمال اور نعمت نبوت کے اتمام کے بعد نہ تو کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ سلسلۂ وحی جاری رہ سکتا ہے۔ اسی وجہ سے ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ اے امیر المومنین: "قرآن کی یہ آیت اگر ہم پر نازل ہوتی ہم اس دن کو عید مناتے" (رواہ البخاری)، اور حضور علیہ السلام اس آیت کے نازل ہونے کے بعد اکیاسی (81) دن زندہ رہے (معارف صفحہ 41 جلد 3) اور اس کے نزول کے بعد کوئی حکم حلال وحرام نازل نہیں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب کامل ومکمل، آخری کتاب ہے

2) "وما ارسلنک الا کافة للناس بشیراً و نذیراً." (سورہ سبا:28)

ترجمہ: "ہم نے تم کو تمام دنیا کے انسانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔"

3) "قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا." (سورہ اعراف:158)

ترجمہ: "فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔"

یہ دونوں آیتیں صاف اعلان کر رہی ہیں کہ حضور علیہ السلام بغیر استثنا تمام انسانوں کی طرف رسول ہو کر تشریف لائے ہیں جیسا کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "انا رسول من ادرکت حیا و من یولد بعدی." ترجمہ: "میں اس کے لئے بھی اللہ کا رسول ہوں جس کو اس کی زندگی میں پالوں اور اس کے لئے بھی جو

میرے بعد پیدا ہو۔" (کنز العمال جلد 11 صفحہ 404 حدیث 31885، خصائص کبریٰ صفحہ 88 جلد 2) پس ان آیتوں سے واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی صاحب الزمان رسول ہیں۔ بالفرض اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو حضور علیہ السلام کافۃ الناس کی طرف اللہ تعالیٰ کے صاحب الزمان رسول نہیں ہو سکتے بلکہ براہ راست مستقل طور پر اسی نبی پر اور اس کی وحی پر ایمان لانا اور اس کو اپنی طرف اللہ کا بھیجا ہوا اعتقاد کرنا فرض ہوگا، ورنہ نجات ممکن نہیں اور حضور علیہ السلام کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا اس کے ضمن میں داخل ہوگا۔ (معاذ اللہ)

4) "و ما ارسلنک الا رحمة للعلمین." (سورۃ انبیا:107)

ترجمہ: "میں نے تم کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

یعنی حضور علیہ السلام پر ایمان لانا تمام جہان والوں کو نجات کے لئے کافی ہے۔ پس اگر بالفرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس پر اور اس کی وحی پر ایمان فرض ہوگا، اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کامل رکھتے ہوئے بھی اس کی نبوت اور اس کی وحی پر ایمان نہ لاوے تو نجات نہ ہوگی اور یہ رحمۃ للعالمینی کے منافی ہے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مستقلاً ایمان لانا کافی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الزمان رسول نہیں رہے؟ (معاذ اللہ)

5) "و الذین یؤمنون بما انزل الیک و ما انزل من قبلک و بالآخرة هم یوقنون. اولئک علی هدی من ربهم و اولئک هم المفلحون." (سورۃ بقرہ:4، 5)

ترجمہ: "جو ایمان لاتے ہیں، اس وحی پر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی اور اس وحی پر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نازل کی گئی اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ خدا کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

6) "یایها الذین آمنوا آمنوا بالله و رسوله و الکتاب الذی نزل علی رسوله و الکتاب الذی انزل من قبل." (النسآ:136)

ترجمہ: "اے ایمان والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کتاب پر جس کو اپنے رسول پر نازل کیا ہے اور ان کتابوں پر جو ان سے پہلے نازل کی گئیں۔"

یہ آیت بڑی وضاحت سے ثابت کر رہی ہے کہ ہم کو صرف حضور علیہ السلام کی نبوت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاؑ اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ اگر بالفرض حضور علیہ السلام کے بعد کوئی بعہدۂ نبوت مشرف کیا جاتا تو ضرور تھا کہ قرآن کریم اس کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے کی بھی تاکید فرماتا،

معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔

7) "لکن الراسخون فی العلم منہم والمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک۔" (سورۃ نسآ:162)

ترجمہ: "لیکن ان میں سے راسخ فی العلم اور ایمان لانے والے لوگ ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیا علیہم السلام پر نازل ہوئی۔"

یہ دونوں آیتیں ختم نبوت پر صاف طور سے اعلان کر رہی ہیں بلکہ قرآن شریف میں سینکڑوں جگہ اس قسم کی آیتیں ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبیوں کی نبوت اور ان کی وحی پر ایمان رکھنے کے لئے حکم فرمایا گیا لیکن بعد کے نبیوں کا ذکر کہیں نہیں آتا۔ ان دو آیتوں میں صرف حضور علیہ السلام کی وحی اور حضور علیہ السلام سے پہلے انبیا علیہم السلام کی وحی پر ایمان لانے کو کافی اور مدارِ نجات فرمایا گیا ہے۔

8) "انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون۔" (سورۃ حجر:9)

ترجمہ: "تحقیق ہم نے قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔"

خداوند عالم نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ ہم خود قرآن کریم کی حفاظت فرمائیں گے یعنی محرفین کی تحریف سے اس کو بچائے رکھیں گے قیامت تک کوئی شخص اس میں ایک حرف اور ایک نقطہ کی بھی کمی زیادتی نہیں کر سکتا، اور نیز اس کے احکام کو بھی قائم اور برقرار رکھیں گے اس کے بعد کوئی شریعت نہیں جو اس کو منسوخ کردے، غرض قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہوسکتا۔

9) "و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جائکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ۔" (آل عمران:81)

ترجمہ: "جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور نبوت دوں، پھر تمہارے پاس ایک "وہ رسول" آجائے جو تمہاری کتابوں اور وحیوں کی تصدیق کرنے والا ہوگا (یعنی اگر تم اس کا زمانہ پاؤ) تو تم سب ضرور ضرور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کی مدد فرض سمجھنا"۔

اس سے بکمال وضاحت ظاہر ہے کہ اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم مصدق کی بعثت سب نبیوں کے آخر میں ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس آیت کریمہ میں دو لفظ غور طلب ہیں! ایک تو "میثاق النبیین" جس سے معلوم

ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ عہد تمام دیگر انبیاً علیہم السلام سے لیا گیا تھا' دوسرا "ثم جاء کم "۔لفظ "ثم" تراخی کے لئے آتا ہے یعنی اس کے بعد جو بات مذکور ہے وہ بعد میں ہوگی اور درمیان میں زمانی فاصلہ ہوگا۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سب سے آخر میں اور کچھ عرصہ کے وقفہ سے ہوگی۔اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے کا زمانہ' زمانہ فترت کہلاتا ہے:" قد جاء کم رسولنا یبین لکم علی فترة من الرسل." (مائدہ:19)

10) "هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کلهٖ.

(توبہ:33'صف:9)

ترجمہ: "اور وہ ذات وہ ہے کہ جس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تا کہ تمام ادیان پر بلند اور غالب کرے۔"

غلبہ اور بلند کرنے کی یہ صورت ہے کہ حضور ہی کی نبوت اور وحی پر مستقل طور پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے کو فرض کیا ہے اور تمام انبیاً علیہم السلام کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے کو اس کے تابع کر دیا ہے اور یہ جب ہی ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سب انبیاً کرام سے آخر ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانا سب نبیوں پر ایمان لانے کو مشتمل ہو۔بالفرض اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی باعتبار نبوت مبعوث ہو تو اس کی نبوت پر اور اس کی وحی پر ایمان لانا فرض ہوگا جو دین کا اعلیٰ رکن ہوگا تو اس صورت میں تمام ادیان پر غلبہ مقصود نہیں ہوسکتا، بلکہ حضور علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی پر ایمان لانا مغلوب ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی وحی پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اگر اس نبی اور اس کی وحی پر ایمان نہ لایا تو نجات نہ ہوگی کافروں میں شمار ہوگا۔کیونکہ صاحب الزمان رسول یہی ہوگا، حضور علیہ السلام صاحب الزماں رسول نہ رہیں گے۔(معاذ اللہ)

تنبیہ:...... یہ آیتیں بطور اختصار کے ختم نبوت کے ثبوت اور تائید میں پیش کر دی گئیں ورنہ قرآن کریم میں سو سے زیادہ آیتیں ختم نبوت پر واضح طور پر دلالت کرنے والی موجود ہیں۔(مزید تفصیل کیلئے دیکھئے "ختم نبوت کامل" از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ)

ختم نبوت سے متعلق احادیث مبارکہ

نوٹ:...... یہاں پر ہم اتنا عرض کر دیں کہ آئندہ صفحات میں ہم زیادہ تر احادیث کے الفاظ نقل کرنے پر اکتفا کریں گے۔شارحین حدیث کے تشریحی اقوال نقل کرنے سے اجتناب کیا ہے تا کہ کتاب کا حجم زیادہ نہ ہو جائے۔

حدیث (1) ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاؑ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ لگا دی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔'' (صحیح بخاری کتاب صفحہ 501 جلد 1، صحیح مسلم صفحہ 248 جلد 2)

حدیث (2) ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاؑ کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے (۴) روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا ہے (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے (۶) اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔'' (صحیح مسلم صفحہ 199 جلد 1، مشکوٰۃ صفحہ 512)

اس مضمون کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، اس کے آخر میں ہے: "و کان النبی یبعث الی قومه خاصة و بعثت الی الناس عامة." (مشکوٰۃ صفحہ 512)

ترجمہ: ''پہلے انبیاؑ کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔''

حدیث (3) ''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (بخاری صفحہ 633 جلد 2) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: ''میرے بعد نبوت نہیں۔'' (صحیح مسلم صفحہ 278 جلد 2)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے۔

حدیث (4) ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاؑ کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔'' (صحیح بخاری صفحہ 491 جلد 1، صحیح مسلم صفحہ 126 جلد 2، مسند احمد صفحہ 297 جلد 2)

حدیث (5) ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی

قسم کا کوئی نبی نہیں۔" (ابوداؤد صفحہ 127 جلد 2، ترمذی صفحہ 45 جلد 2)

حدیث (6) "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔"
(ترمذی صفحہ 51 جلد 2، مسند احمد صفحہ 267 جلد 3)

حدیث (7) "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔"
(صحیح بخاری صفحہ 120 جلد 1، صحیح مسلم صفحہ 282 جلد 1)

حدیث (8) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے۔ (ترمذی صفحہ 209 جلد 2)

حدیث (9) "حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"
(متفق علیہ، مشکوٰۃ صفحہ 515)

حدیث (10) متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: "بعثت أنا والساعة کھاتین"، مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ (مسلم صفحہ 406 جلد 2)

چیلنج

اے مرزائی جماعت اور اس کے مقتدر ارکان! اگر تمہارے دعویٰ میں کوئی صداقت کی بو اور قلوب میں کوئی غیرت ہے تو اپنی ایجاد کردہ تفسیر کا کوئی شاہد پیش کرو، اور اگر ساری جماعت مل کر قرآن کے تیس پاروں میں سے کسی ایک آیت میں، احادیث کے غیر محصور دفتر میں سے کوئی ایک حدیث میں اگرچہ ضعیف ہی ہو، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تابعین رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار آثار میں سے کسی ایک قول میں یہ دکھلا دے کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں تو وہ نقد انعام وصول کر سکتے ہیں۔ صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے۔ لیکن میں بحول اللہ وقوتہ اعلاناً کہہ سکتا ہوں کہ اگر مرزا قادیانی اور اس کی ساری امت مل کر ایڑی چوٹی کا زور

لگائیں گے تب بھی ان میں سے کوئی ایک چیز پیش نہ کرسکیں گے: "ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا"، بلکہ اگر کوئی دیکھنے والی آنکھیں اور سننے والے کان رکھتا ہے تو قرآن عزیز کی نصوص اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر بیانات اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتابعین رحمۃ اللہ علیہ کے صاف صاف آثار، سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہ اور ائمہ تفسیر رحمۃ اللہ علیہ کے کھلے کھلے بیانات اور لغت عرب اور قواعد عربیت کا واضح فیصلہ سب کے سب اس تحریف کی تردید کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ آیت "خاتم النبیین" کے وہ معنی جو مرزائی فرقہ نے گھڑے ہیں باطل ہیں۔"

قادیانی ترجمہ کے وجوہ ابطال

1:......اوّل اس لئے کہ یہ معنی محاورات عرب کے بالکل خلاف ہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ خاتم القوم اور آخر القوم کے بھی یہی معنی ہوں کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور خاتم المہاجرین کے یہ معنی ہوں گے اس کی مہر سے مہاجرین بنتے ہیں۔

2:......مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ 614 روحانی خزائن صفحہ 431 جلد 3 پر خاتم النبیین کا معنی: "اور ختم کرنے والا نبیوں کا" کیا ہے۔

3:......مرزا غلام احمد قادیانی نے لفظ خاتم کو جمع کی طرف کئی جگہ مضاف کیا ہے، یہاں صرف ایک مقام کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ مرزا نے اپنی کتاب تریاق القلوب صفحہ 157، روحانی خزائن صفحہ 479 جلد 15 پر اپنے متعلق تحریر کیا ہے:

"میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا، اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا، اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔"

اگر خاتم الاولاد کا ترجمہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے ماں باپ کے ہاں آخری "ولد" تھا۔ مرزا کے بعد اس کے ماں باپ کے ہاں کوئی لڑکی یا لڑکا، صحیح یا بیمار، چھوٹا یا بڑا، کسی قسم کا کوئی پیدا نہیں ہوا تو خاتم النبیین کا بھی یہی ترجمہ ہوگا کہ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی ظلی، بروزی، مستقل، غیر مستقل کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔ اور اگر خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبی بنیں گے تو خاتم الاولاد کا بھی یہی ترجمہ مرزائیوں کو کرنا ہوگا کہ مرزا کی مہر سے مرزا کے والدین کے ہاں بچے پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں اب مرزا صاحب مہر لگاتے جائیں گے اور مرزا صاحب کی ماں بچے جنتی چلی جائے گی۔ ہے ہمت تو کریں مرزائی یہ ترجمہ:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

4:......پھر قادیانی جماعت کا مؤقف یہ ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مرزا قادیانی تک کوئی نبی نہیں بنا، خود مرزا نے لکھا ہے:

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا، پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا، اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 391 روحانی خزائن صفحہ 406 جلد 22)

اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ چودہ سو سال میں صرف مرزا کو ہی نبوت ملی، اور پھر مرزا کے بعد قادیانیوں میں خلافت (نام نہاد) ہے۔ نبوت نہیں، اس لحاظ سے بقول قادیانیوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے صرف مرزا ہی نبی بنا، تو گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم "خاتم النبی" ہوئے خاتم النبیین نہ ہوئے۔ مرزا محمود نے لکھا ہے:

"ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا، سو وہ ظاہر ہو گیا۔"

(ضمیمہ نمبر 1 حقیقۃ النبوۃ صفحہ 268)

5:......خاتم النبیین کا معنی اگر نبیوں کی مہر لیا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبی بننے مراد لئے جائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ کے نبیوں کے لئے خاتم ہوئے، سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ ہوئے، اس اعتبار سے یہ بات قرآنی منشأ کے صاف خلاف ہے۔

6:......مرزا غلام احمد قادیانی نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو نبی بن گئے (یہ ہے خاتم النبیین کا قادیانی معنی)۔ یہ اس لحاظ سے بھی غلط ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"اب میں بموجب آیت کریمہ: "واما بنعمة ربك فحدث" اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 67 روحانی خزائن صفحہ 70 جلد 22) اس حوالہ میں مرزا قادیانی نے کہہ دیا کہ جناب اتباع سے نہیں بلکہ شکم مادر میں مجھے یہ نعمت ملی۔ تو گویا خاتم النبیین کی مہر سے آج تک کوئی نبی نہیں بنا، تو خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر کرنے کا کیا فائدہ ہوا؟

- عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔
- اے مسلمان جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے تو گنبد خضریٰ میں دل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھتا ہے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی پہلی نشانی قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہے۔

ردِ قادیانیت

قادیانی ارتداد پھیلانے کے لئے اربوں روپے کی رقم خرچ کر رہے ہیں اور کفر وارتداد پر مبنی لٹریچر کثیر تعداد میں چھپوا کر پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ قادیانی ہمارے نوجوانوں کو دامِ فریب میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں۔ اس خطرناک صورت حال سے نمٹنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عاشقوں سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ردِ قادیانیت پر مشتمل لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کرنے کے لئے **مرکز سراجیہ** سے رابطہ کریں تاکہ امت مسلمہ کی نئی نسل فتنہ قادیانیت سے آگاہ ہو سکے اور کسی کی متاعِ ایمان نہ لٹ سکے۔

عطیات کرنٹ اکاؤنٹ نمبر **1246-82** بنام مرکز سراجیہ ٹرسٹ **HBL** فیکٹری ایریا گلبرگ میں بھیجیں

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

ان کی مصنوعات اور شیزان کا بائیکاٹ کرنا ہر عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دینی و ملی فریضہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو حشر کی ہولناکیوں میں شافع محشر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے (آمین)

اے مسلمان! جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے
تو گنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ دکھتا ہے

7 ستمبر **1974**ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ **26** اپریل **1983**ء کو حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ اگر کوئی قادیانی ایسا کرتا نظر آئے تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ **298/C** کے تحت ثبوت اور معززین علاقہ کے ہمراہ تھانہ میں جا کر ان کے خلاف مقدمہ درج کروائیں۔ یہ آپ کا قانونی اور مذہبی فریضہ ہے۔

مرکز سراجیہ گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5877456
www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

تحفظ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں نیز حوالہ جات کی تصدیق کے لیے رابطہ کریں